REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نور الانبر ۹۸

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سابق)

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۸ ظہور ۱۳۴۰ھ ش ‖ ۸ اگست ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۱۸۲

روس نے ایک اور انسان کو خلا میں پہنچا دیا

زمین کے گرد چوبیس گھنٹے میں ۱۷ چکر لگانے کے بعد خلائی جہاز آج روس میں اتارا جائیگا

ماسکو ۷ اگست ـ روس نے دوسرا انسان بردار خلائی جہاز "واسٹاک دوئم" خلا میں چھوڑ دیا ہے۔ یہ جہاز ایک سو دس میل کی بلندی پر زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ اس جہاز کو روس کا دوسرا خلائی مسافر میجر ٹیٹوف چلا رہا ہے۔ خلائی انسان نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ زمین سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ یہ خلائی جہاز مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق کل صبح ۱۱½ بجے چھوڑا گیا تھا۔ ماسکو سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ خلائی جہاز واسٹاک دوئم کی پرواز پروگرام کے مطابق جاری ہے۔ کل رات ۱۱ بجے تک اس نے زمین کے گرد آٹھ چکر لگا لیے تھے۔ اور وہ نواں چکر لگا رہا تھا۔ اسے آج ۱۱ بجے زمین پر اتار لیا جائے گا۔ اس وقت تک وہ زمین کے گرد ۱۷ چکر لگا چکا ہوگا۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر کے ریڈیو سٹیشن روس کے دوسرے خلائی مسافر میجر ٹیٹوف کی آواز پندرہ ہزار سات سو پینسٹھ میگا سائیکلز اور بیس ہزار چھ میگا سائیکلز پر سن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انیس ہزار ایک سو پچانوے میگا سائیکلز پر خلائی جہاز کے ٹرانسمشن سگنلز بھی سنے جا سکتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ واسٹاک دوئم نے زمین کے گرد پہلا چکر زمین سے ایک سو دس عشاریہ ۶ میل کی بلندی پر ۸۸٫۶ منٹ میں مکمل کر لیا۔ ایک معتبر روسی ذریعہ نے بتایا ہے کہ دوسرا خلائی جہاز زمین کے گرد سترہ چکر لگائیگا اور اس طرح یہ جہاز قریباً ۲۴ گھنٹے تک خلا میں پرواز کرنے کے بعد آج پیر کے روز صبح کے وقت زمین پر اتار لیا جائے گا۔ دوسرے خلائی جہاز کی پرواز کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ خلائی پرواز کا انسان پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور انسان بے وزنی کی حالت میں کتنی دیر تک خلا میں پرواز کر سکتا ہے۔

عزیز مرزا منیر احمد سلمہ کیلئے دُعا کی تحریک

— (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی) —

میرا لڑکا عزیز **مرزا منیر احمد** سلمہ چند ہفتوں کے لئے انگلستان اور یورپ گیا ہے کراچی سے روانگی ہوائی جہاز کے ذریعہ ۲۸ جولائی کو ہوئی تھی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز منیر احمد کو خیریت کے ساتھ لے جائے۔ خیریت کے ساتھ رکھے۔ اور خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس لائے۔ اور دین و دنیا میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس کے پیچھے اس کے بیوی بچوں میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد حال لاہور ۳/۸/۶۱

ہفتہ شجرکاری اور احباب ربوہ کا فرض

ہفتہ شجرکاری ۴ اگست سے شروع ہو چکا ہے۔ اور ۱۱ اگست تک جاری رہے گا۔ ربوہ کے مقامی احباب کو چاہیئے کہ وہ ربوہ کے ماحول کو خوشنما بنانے کی غرض سے اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ احباب حسب ضرورت میونسپل کمیٹی سے مختلف قسم کے پودے اور قلمیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ان کے حصول میں کوئی دقت ہو یا دیگر مشورہ درکار ہو تو وکالت مال تحریک جدید تعاون کرے گی۔

احباب کا فرض ہے کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں پودے لگائیں۔ ربوہ کی آب و ہوا جس میں گرمی اور گرد کی شدت ہے سے بچاؤ کی یہی صورت ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ اس لئے احباب کو اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(وکالت مال ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۶ اگست بوقت دس بجے دن

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مبلغ مسقط مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب ۹ اگست کو ربوہ تشریف لا رہے ہیں

مبلغ مسقط مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب عرصہ بارہ سال کے بعد ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ مورخہ ۹ اگست بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس شام ۶ بجے ربوہ پہنچیں گے احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ۴/۸/۶۱ کو نخلہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور آپ نے اپنے عہدہ کا چارج لے کر کام شروع کر دیا ہے۔

— کراچی ۷ اگست پاکستانی فوج کا ایک دستہ جس میں آرڈی ننس کور اور آرمی سروس کے ۲ افسر اور ۴۰ جوان شامل ہیں۔ کانگو میں اقوام متحدہ کی فوجوں میں شامل ہونے کیلئے صبح بذریعہ طیارہ کانگو روانہ ہو گیا۔

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں میں داخلہ

اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے کو تعلیم الاسلام ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔ تمام طلباء جو گیارھویں (Humanities Group) کا داخلہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں اپنی اپنی درخواستیں کالج کے مطبوعہ فارم پر ان کے پاس بھیج دیں۔ ۱۹/۸/۶۱ سے داخلہ شروع ہو رہا ہے۔

(صدر انتظامیہ کمیٹی گھٹیالیاں)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸؍ اگست ۱۹۶۱ء

دین کے لئے جوش و خروش

ایک معاصر دینی جریدہ نہایت تعجب اور دردمندی سے لکھتا ہے کہ

"تخریب و تعمیر اور خیر و شر توام رہی ہیں اور تاریخ عالم کا کوئی صفحہ ایسا نہیں جس پر ان دونوں کے نقوش ثبت نہ ہوں اس اعتبار سے جب ہم اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات اچنبھا دکھائی نہیں دیتی کہ بگاڑنے اور سنوارنے کی کوششیں جاری ہیں اور جہاں برائیوں اور منکرات کے علمبردار اقدام کرتے دکھائی دیتے ہیں وہاں بھلائیوں اور خیر و برکت کی باتوں کے داعی بھی موجود ہیں۔ البتہ یہ پہلو وجہ تشویش ضرور ہے کہ تخریبی قوتیں اور شر کو پھیلانے والے جس جوش و خروش اور جس عزم و ہمت سے کام لے رہے ہیں تعمیر و اصلاح اور نیکی کو برپا کرنے والے اس ولولے سے سرشار نہیں ہیں جو شر پسندوں کے بالمقابل بے حد ضروری ہے موت و زیست کے نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو مشاہدہ یہ ہے کہ قوت و شوکت کے اعتبار سے جو جتنا بڑا ہے بدامنی، فساد اور بنی نوع انسان کو مادی اور روحانی ہر اعتبار سے تباہ و برباد کرنے کیلئے وہ اتنا ہی زیادہ پرجوش ہے۔"

اس کے بعد معاصر موجودہ دنیا میں تخریبی قوتوں کے غلبہ کا کسی قدر تفصیلی جائزہ لیتا ہے اور آخر میں یہ نتیجہ نکالتا ہے:-

"سیاست، تہذیب، تمدن، معیشت، معاشرت — اور ان کے علاوہ ریسرچ و تحقیق، اختراع و ایجاد اور سائنس و کیمسٹری ہر عنوان کا اگر جائزہ لیا جائے تو حقیقت پسند مبصر اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ بدقسمت انسانیت تخریب کے اژدہا کا لقمہ بن چکی ہے اور شر و فساد کے ناگ نے اسے ڈس لیا ہے اور انتہائی دل گرفتگی اور صدمہ کی بات ہے کہ جو لوگ انسان کو اس ہمہ گیر تباہی سے بچانے کے مدعی ہیں اور جن کے ہاں فی الواقعہ اس زہر کا تریاق موجود ہے وہ نہ تو اتنی محنت گوارا کر رہے ہیں جو اس نوع کے فسادیوں سے انسانیت کو بچانے کے لئے ضروری ہے اور نہ ہی وہ اس درجہ فکر مند ہیں کہ اگر انہوں نے مظلوم و مقہور انسانی دنیا کے تحفظ کے لئے سر دھڑ کی بازی نہ لگائی تو کل وادی محشر کے حضور ان کا انجام اس فوج کا سا ہوگا جس نے دشمن کی فوجوں کو اقدام کرتے دیکھا مگر وہ اپنی ہاؤ ہو میں مصروف رہی اور اس نے توپوں کی گرج کو سننے اور ان کی لاشوں کا مشاہدہ کرنے کے باوجود اپنی اللّے تللّے مشغولیتوں کو ترک نہ کیا۔

شر و فساد کے علمبرداروں کی یہ گرم جوشی اور تگ و تاز — اور اس کے بالمقابل داعیانِ خیر و فلاح کا جمود اور تساہل اس دور کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اگر پیام مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حاملین نے اس مرحلہ پر اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ محسوس نہ کیا اور انہوں نے اس جاں فروشی کا رویہ اختیار نہ کیا جیسے افریقہ کے صحرا میں پڑاؤ ڈالنے والے رفقاء طارق نے معمول بنایا تھا تو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اس دنیا میں اس کا انجام غلبہ باطل اور ہلاکت انسانیت کی صورت ...... میں رونما ہوگا! اور کل قیامت کے روز تساہل کے عادی اور کام چوری کے مجرم حاملین دین کو اس جرم کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ کہ انہوں نے ٹھیک اس وقت اپنے فرض سے کوتاہی برتی ہے جب دشمن کی فوجیں حدود مملکت کو پامال کر رہی تھیں غداری کا یہ جرم نہ اس دنیا کے بادشاہوں کے نزدیک قابل عفو ہے اور نہ ہی غیور احکم الحاکمین اسے نظر انداز فرمائے گا۔"

جو کچھ معاصر نے تخریبی قوتوں کے جوش و خروش کے متعلق فرمایا ہے وہ بھی صحیح ہے اور جو کچھ دین کے علمبرداروں کی بے حسی کے متعلق فرمایا ہے وہ بھی صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ ان لوگوں کی قیامت کو اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے بازپرس ہوگی اور احکم الحاکمین ان کی کوتاہیوں کو ہرگز نظر انداز نہیں کرے گا۔

یہاں تک تو معاصر کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ ہم اس سے صد فیصد متفق ہیں اس کے باوجود ہم معاصر سے ایک سوال ضرور کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کیا کبھی اس امر پر بھی غور فرمایا ہے کہ کفر میں تو جوش و خروش ہے مگر اس کے مقابلہ میں دین میں وہ جوش و خروش نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ جہاں تک موجودہ حالات کا تعلق ہے وہ تو نہایت ظاہر و باہر ہیں بہت بڑے بڑے اہل علم حضرات نے ان کو محسوس کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس سے آگے بڑھ کر ان عوامل کا پتہ لگانے کی بہت کم کوشش کی گئی ہے جو اس طرح اثر انداز ہو رہے ہیں کہ کفر تو چھلانگیں مارتا ہوا ہر میدان میں بے خوف و خطر بڑھتا چلا جا رہا ہے لیکن دینی لشکر پر سخت مُردنی چھائی ہوئی ہے اور جمود طاری ہے۔

اگرچہ اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر یہاں ہم صرف ایک وجہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں اور یہ وجہ ایسی ہے کہ اگر اس کی سمجھ آ جائے تو بہت ممکن ہے کہ اسلامی لشکر اپنی خواب خرگوش سے بیدار ہو جائے اور میدان کارزار میں نکل کر کفر کا مقابلہ کر سکے اور اللہ تعالےٰ کا فرمان پورا ہو کہ

هو الذی ارسل رسوله
بالهدیٰ ودین الحق
لیظهره علی الدین کله

یہ وجہ واقعی بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل دین نے اس منبع سے جہاں سے ان کو قوتِ مقابلہ ملتی ہے ...... تعلق منقطع کر لیا ہے اور باوجودیکہ بڑے بڑے مفکر اور دانشمند جدوجہد میں مصروف ہیں وہ اس طرف دھیان نہیں دیتے اور وہ بھی دراصل کفر کی طرح دنیوی سامانوں پر ہی نگاہ رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب تک کفر کے مقابلہ میں ان کے پاس وہی ساز و سامان نہ ہوں گے جو کفر کے پاس ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے حالانکہ آج تک دنیا میں ایک بھی دینی انقلاب ایسا نہیں ہوا جس کا انحصار دنیوی طاقتوں پر رہا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دینی انقلاب برپا کرنے کے لئے دنیوی طاقتوں میں فوقیت کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی ہمیشہ یہ انقلاب دنیوی لحاظ سے بے دست و پا لوگ ہی برپا کرتے رہے ہیں۔

اس سے خیال کرنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ جب دینی انقلاب کو برپا کرنے کے لئے دنیوی قوتوں کی ضرورت نہیں تو آخر وہ کونسی قوت ہے جو کفر کی بے پناہ قوتوں کے مقابلہ میں کھڑی ہو کر کفر پر ہمیشہ غالب آتی ہے ہمارے سامنے سب سے واضح اور روشن مثال ایسے انقلاب کی وہ ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برپا کیا اگرچہ اپنے اپنے زمانہ میں تمام انبیاء اور ان کے خلفاء اپنے اپنے حالات کے مطابق کامیاب انقلاب برپا کرتے رہے ہیں۔ مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال ہمارے ذہنوں کے زیادہ قریب ہے اور ایک مسلمان خاص کر ایک مسلمان مفکر کا فرض ہے کہ وہ اس مثال پر غور کرے اور دیکھے کہ آپؐ کس طرح کامیاب ہوئے۔ حالانکہ جب آپ نے یہ کام شروع کیا تھا دنیاوی سامانوں کے لحاظ سے آپ کی طاقت صفر سے بڑھ کر نہیں تھی۔ ایک یتیم جس کا والد ماجد اس کی پیدائش سے پہلے ہی چل بستا ہے اور جس کی والدہ ماجدہ چھ سال کی عمر میں ہی ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے جاتی ہے۔ جو دوسروں کے سہاروں پر پلتا ہے۔ جوان ہو کر قریش کی بکریاں چراتا ہے اور پھر ایک بیوہ کے کارندہ کے طور پر تجارت کا پیشہ اختیار کرتا ہے آخر سوچنا چاہیئے کہ دنیاوی لحاظ سے ایسے بے دست و پا انسان کے پاس وہ طاقت کہاں سے آئی تھی کہ جس کے ذریعہ صرف ۲۳ سال کے عرصہ میں اس نے نہ صرف لوگوں کے جسموں پر بلکہ دلوں پر بھی وہ شہنشاہی قائم کی جو دراصل ہزاروں لاکھوں شہنشاہیوں سے بھی بالا چیز ہے کوئی قیصر یا کسریٰ کوئی پولین یا سٹالین ایک حد تک دنیا پر قوی بھی ہو سکتا ہے مگر سوا انبیاء علیہم السلام کے کون ہے جو یہ دعوے کرے کہ اس نے دلوں پر بھی اپنی شہنشاہی قائم کی ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ کی ذات سے متاثر ہو کر پرلے درجہ کی گری ہوئی قوم میں سے ایسے انسان اٹھ کھڑے ہوتے ہیں جو اس جوش و خروش کا پیکر بن جاتے ہیں جس کو معاصر آج ترستا ہے۔

یہ جوش و خروش جس کو آج معاصر ترستا ہے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں میں کیوں پیدا ہو گیا تھا۔ ایسا جوش و خروش جس کے سامنے عرب کفار کی ہی طاقتیں نہیں بلکہ قیصر و کسریٰ کی طاقتیں بھی سجدہ ریز ہو گئی تھیں۔ یہ قوت کہاں سے آئی تھی؟ کیا کبھی معاصر نے خالی الذہن ہو کر کبھی اس بات پر غور کیا ہے؟ یہ قوت خود اللہ تعالےٰ کی قوت تھی وہ قوت جو آج ہمارے بڑے بڑے مفکروں کی نگاہ میں ہیچ ہو گئی ہے پھر آخر جوش و خروش کہاں سے آئے۔ کفر کے مقابلہ میں مسلمان کس طرح کھڑے ہوں۔ جب اس منبع سے ہی انقطاع کر لیا گیا ہو۔ اور اپنی ذاتی عقلمندیوں پر ناز کرنا فخر سمجھا جاتا ہے تو پھر بتلایئے وہ جوش و خروش جو مومنوں کے دلوں اور رگ رگ میں اٹھتا ہے جو ایمان بالغیب جو ایمان علیٰ وجہ البصیرت کی پیداوار ہے ان لوگوں میں کس طرح آئے جو کہتے ہیں کہ الامام المہدی کو بھی اپنی خبر نہیں ہوگی کہ وہ مامور من اللہ ہے جو کہتے ہیں کہ الامام المہدی تمام دنیا کے علوم سول اینڈ ملٹری میں عبقری ہوگا مگر ایک نہیں ہوگا تو اس کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

اللہ تعالےٰ نے تو قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا
له لحافظون۔

یعنی ہم نے یہ نصیحت نازل کی ہے اور ہمیں اس کے محافظ ہیں مگر آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اب کسی سے ہم کلام نہیں ہوتا اور نہ کسی کو اپنے دین کی تجدید و احیاء کے لئے کھڑا کر سکتا ہے۔ اگر یہ لوگ سچے ہیں تو کفر کے مقابلہ میں کیوں وہ جوش و خروش پیدا نہیں کر سکتے۔ آخر یہ رونا کس بات کا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت واضح الفاظ میں فرما دیا تھا کہ

ان الله یبعث لهذه الامة
علیٰ رأس کل مائة سنة
من یجدد لها دینها۔

مگر ہمارے دانشوروں نے کہا معمولی مجدد کیا مجدد کامل یعنی الامام المہدی بھی دعوے نہیں کر سکتا خواہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارہ میں

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"العلم حجاب الاکبر" کا صحیح مفہوم

ہر علم کو اس کی حدود کے اندر استعمال کرو۔ اگر اس سے تجاوز کرو گے تو وہ علم حجاب اکبر کا موجب بن جائیگا

فرمودہ ۶ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

کہتے ہیں کوئی ملّاں حساب پڑھا ہوا تھا اور وہ اس بات پر بڑا مغرور تھا کہ میرا حساب یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ وہ ایک دفعہ اپنے کنبہ کو لے کر کہیں جا رہا تھا۔ اور رستہ میں دریا پڑتا تھا۔ دریا کے کنارے پہنچ کر وہ بجائے اس کے کہ کشتی میں سوار ہوتا۔ اس نے اپنے حساب سے پار ہونا چاہا۔ چنانچہ پہلے اس نے دریا کا پھیلاؤ معلوم کیا۔ جب پھیلاؤ معلوم ہو گیا۔ تو وہ دریا میں اتر گیا۔ تاکہ دریا کی گہرائی معلوم کرے۔ دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ چونکہ پانی کم گہرا ہوتا ہے۔ اور اس وقت کوئی تین فٹ گہرا تھا۔ اس لئے ملّاں نے دیکھا کہ یہاں تین فٹ گہرائی ہے۔ وہ تین چار گز اور دریا کے اندر گیا۔ تو ایک یا دو انچ کا فرق پڑا۔ اس اندازے کے مطابق اس نے

دریا کے پاٹ کی گہرائی کا اندازہ

لگایا کہ چار فٹ سے کہیں بھی زیادہ گہرا نہیں ہو سکتا۔ یہ حساب اس طرح لگایا کہ چونکہ چار گز میں ایک انچ کا فرق پڑا تھا اس لئے سارے دریا میں زیادہ سے زیادہ ایک فٹ کا فرق ہو گا۔ غرض اس کا اندازہ چار فٹ سے آگے نہ بڑھا۔ اس نے کہا جب دریا کی گہرائی چار فٹ ہے تو ہم کشتی میں سوار کیوں ہوں۔ بہتر ہے کہ ہم کشتی کے بغیر دریا کو عبور کر جائیں۔ کیونکہ میرا اندازہ بتاتا ہے کہ دریا کی گہرائی چار فٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ چنانچہ وہ دریا میں چل پڑے اور تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ دریا کا پانی بہت گہرا آ گیا۔ اور پانی کی ایک تیز رَو ایسی آئی کہ ملّاں کے سارے کنبے کو بہا کر لے گئی۔ صرف ملّاں بچ کر بڑی مشکل سے پار ہوا۔ پار پہنچکر ملّاں نے پھر اندازہ لگانا شروع کیا کہ اتنے گزوں تک اتنی گہرائی اور سارے دریا کی اتنی ہوئی۔ مگر پھر

اس کا اندازہ چار فٹ تک ہی پہنچا

وہ کہنے لگا ؎

اندازہ لگا جوں کا توں
کنبہ میرا ڈوبا کیوں

یعنی میرے اندازہ میں تو بالکل وہی حساب آتا ہے کنبہ ڈوبنے کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ پس علوم تو سب کے سب نفع مند ہیں اور انکشافات کا موجب ہیں۔ لیکن جب انسان ایسی چیزوں کا اندازہ لگائے جو اس کی طاقت اور معلومات سے باہر ہوں۔ تو وہ ضرور نقصان اٹھائے گا۔ اب ملّاں نے اپنے اندازہ سے ٹھیک اندازہ لگایا تھا۔ لیکن اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ دریا میں کہیں کم گہرائی ہوتی ہے۔ اور کہیں بہت زیادہ اور کہیں ریت آ جاتی ہے۔ اور کہیں کچھ ہوتا ہے اور اس طرح اس نے اپنا کنبہ غرق کر دیا۔ اسی طرح جب مادیات کا قانون روحانیات پر چسپاں کرنے کی کوشش کی جائے تو

اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہو گی

جیسے کوئی شخص پانی کا قانون لکڑی پر لگانے لگ جائے۔ حالانکہ لکڑی جلتی ہے اور پانی بجھاتا ہے۔ اگر کوئی شخص بے وقوفی سے یہ حساب لگائے کہ دو سیر لکڑی جلانے سے اتنی آگ ہوتی ہے۔ اور اگر دو سیر پانی ڈالا جائے تو اتنی ہو گی۔ تو یہ غلط ہو گا۔ کیونکہ پانی ڈالنے سے تو آگ بجھ جائے گی۔ اسی طرح کوئی شخص لکڑی کا قانون لوہے پر لگانا شروع کر دے کہ لکڑی کے اتنے لمبے اور چوڑے تختے پر آدمی دریا میں تیر سکتا ہے تو لوہے کے بھی اتنے لمبے چوڑے تختہ پر دریا میں تیر سکے گا تو وہ ضرور ڈوب جائے گا۔ اور لوہے کا تختہ بنانے میں اس کا علم

العلم حجاب الاکبر

کے تحت آ جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ چونکہ دو اونس میگنیشیا سے دست آتے ہیں۔ دو اونس کونین کھا لے تو یہ اس کی بے وقوفی ہو گی۔ کیونکہ دو اونس کونین کو تو کوئی شخص برداشت نہیں کر سکتا۔ کونین تو زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں دس گرین تک دی جا سکتی ہے۔ دو اونس کونین سے تو انسان پاگل ہو جائے گا۔

ایک انگریزی دوائی

میلا کرین بخار کے علاج کے لئے جب انگلینڈ سے نئی نئی آئی۔ تو اس کے استعمال سے کئی ہندوستانی پاگل ہونے شروع ہو گئے۔ کلکتہ کے ایک ہیلتھ آفیسر نے امرت بازار پتر کا میں اس کے متعلق ایک مضمون لکھا کہ میرے پاس بارہ کیس Case ایسے آئے ہیں جو اس بخار والی دوائی سے پاگل ہو گئے تھے۔ اور بھی کئی ڈاکٹروں نے اس کے متعلق تحقیقات کرنے کو کہا۔ آخر جب تحقیقات کی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ یہ دوا مفید تو بے شک ہے۔ مگر اس کا اثر انسان کے وزن کی نسبت سے ہوتا ہے۔ اس دوائی کی مقدار چار گولی رکھی گئی تھی۔ مگر ہندوستان کے لوگ چار گولی کھا کر پاگل ہو جاتے تھے۔ اور

انگلستان کی آب و ہوا

سرد تھی اس لئے وہاں کے لوگوں کو یہ دوا کوئی نقصان نہ پہنچاتی تھی۔ آخر معلوم ہوا کہ ہندوستانی زیادہ سے زیادہ تین گولی استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن تین گولی بھی وہ استعمال کریں جن کی جسمانی حالت نہایت اعلیٰ ہو یا کوئی ورزشی آدمی ہو۔ ورنہ اس سے بھی کم خوراک دی جائے۔ اس کے بعد یہ خوراک کم کر دی گئی۔ انگریزوں نے تو

فوجیوں پر اس کا تجربہ

کیا تھا۔ مگر فوجی چونکہ اچھی صحت والے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ سارا دن ورزش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ چار گولیاں دوائی کی برداشت کر لیتے تھے۔ انگریزوں نے سمجھا کہ اگر فوجی چار گولی خوراک برداشت کر لیتے ہیں تو عوام الناس بھی اسی مقدار کو برداشت کر لیں گے لیکن ان کا یہ اندازہ غلط نکلا۔ حالانکہ فی الواقعہ یہ بات درست تھی۔ کہ چار گولیاں کھانے سے بخار ٹوٹتا تھا۔ مگر ہندوستان میں اس کی مقدار کم کرنی پڑی۔ اسی طرح بعض طالب علم ایسے ہوتے ہیں۔ جو دو گھنٹے کے اندر اپنا سارا سبق یاد کر لیتے ہیں۔ اگر استاد اس لڑکے کی لیاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے سب لڑکوں سے دو گھنٹے میں ہی سارا سبق یاد کرنے کو کہے۔ تو یہ صحیح نہیں ہو گا کیونکہ

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

علوم جدیدہ بعض اوقات کیوں اسلام سے دور لے جانے کا موجب ہوتے ہیں

"پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو۔ اور بڑے جد وجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے۔ اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے۔ اور اسلام سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ص ۶۹)

بعض طالب علم ایسے ہوتے ہیں

کہ وہ یاد تو جلدی کر لیتے ہیں مگر وہ بھول بھی جلدی جاتے ہیں۔ اور بعض طلباء ایسے ہوتے ہیں جو یاد بھی بہت جلدی کرتے ہیں مگر ان کا حافظہ ایسا تیز ہوتا ہے کہ وہ اس کو اچھی طرح یاد رکھ سکتے ہیں۔ غرض ایک حافظہ تو اس قسم کا ہوتا ہے کہ وہ یاد تو جلدی کر لیتا ہے مگر بھلاتا نہیں۔ اور ایک حافظہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ وہ یاد بھی جلدی کرتا ہے مگر بھلاتا بھی بہت جلد ہے۔ ہمارے ہاں ایک جاہل خادمہ ہوا کرتی تھی کسی نے اسے کہا کہ تمہیں قرآن پڑھنا چاہیئے مگر اس کے حافظے میں نقص تھا وہ بہت جلد بھول جاتی تھی۔ اسے کہا گیا کہ تم ایک پوری یا آدھی آیت کا روز سبق لے لیا کرو۔ کیونکہ تم زیادہ یاد نہیں رکھ سکتی۔ وہ تھوڑا سا سبق لے لیتی اور کام کرتے وقت یاد کرتی رہتی۔ ایک دن عصر کے قریب وہ کوئی کام کر رہی تھی اور ساتھ ہی پڑھ رہی تھی۔ جاکھجانوں آکھیناں الا جاکھجانوں آکھیناں۔ اس سے پوچھا گیا یہ کیا فقرہ بار بار دہرا رہی ہو۔ وہ کہنے لگی

قرآن کا سبق

یاد کر رہی ہوں۔ آخر دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کا سبق تھا نَعْلَمُ مَا بَيْنَ اور اس نے نعلم ما بین کو بگاڑ کر جاکھجانوں آکھیناں اور جاکھجانوں آکھیناں بنا دیا۔ اگر ہم ایسے آدمی پر قیاس کر کے سب کے متعلق یہی سمجھ لیں کہ وہ اس طرح سبق کو یاد کر سکتا ہے تو سارے سال میں ایک رکوع بھی قرآن کا ختم نہ ہو سکے۔ یا اگر کوئی لڑکا ایک دن میں ایک صفحہ قرآن کریم کا یاد کر سکتا ہو اور ہم سب کے متعلق یہی قیاس کرنے لگ جائیں کہ باقی بھی اسی طرح کر سکتے ہیں تب بھی ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یہ ایک حقیقت ہے

کہ بعض حافظے جلدی یاد تو کر لیتے ہیں مگر جلدی ہی بھول بھی جاتے ہیں۔ بعض حافظے جلدی یاد نہیں کر سکتے۔ اور بعض حافظے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ جلدی یاد کر سکتے ہیں اور پھر اس کو یاد رکھ بھی سکتے ہیں۔ میں جب حج کے لئے گیا تو ایک صاحب بھوپال کے علاقہ کے بھی حج کے لئے گئے ہوئے تھے وہ نواب خاندان میں سے تھے۔ ان کو عربی کے اتنے شعر یاد تھے کہ حیرت آتی تھی کہ انہوں نے اتنے شعر کس طرح یاد کر لئے۔ عربی کے بڑے ماہر معلوم ہوتے تھے۔ وہ کہنے لگے میرا حافظہ بڑا تیز ہے۔ انہوں نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ بھوپال کے ولیعہد باتیں کر رہے

تھے کہ باتوں باتوں میں قرآن کریم کے

حافظوں کا ذکر آیا

ولیعہد کہنے لگے یہ حافظوں کا بڑا کمال ہے کہ سارا قرآن کریم حفظ کر لیتے ہیں۔ میں نے کہہ دیا کہ یہ کیا مشکل ہے۔ اور میں نے تحدی کے ساتھ کہا کہ یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں انہوں نے کہا اچھا کرو۔ انہوں نے بتایا کہ رمضان کے دن تھے۔ میں ہر روز ایک سپارہ قرآن کریم کا یاد کرتا اور تراویح کی نماز میں رات کو سنا دیا کرتا۔ اس طرح میں نے رمضان کے ختم ہونے تک قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اب دیکھو یہ بھی حافظہ ہی ہے کہ تیس دنوں کے اندر سارا قرآن حفظ کر لیا اور ہزاروں شعر عربی کے ان کو یاد تھے۔ اگر ہم ان کے دماغ پر ہی اندازہ لگالیں کہ سارے مسلمان تیس دنوں کے اندر قرآن کریم حفظ کر سکتے ہیں تو یہ غلط ہوگا۔ غرض ہر حافظہ اور ہر علم اپنی اپنی جگہ اور حد کے اندر کام آسکتا ہے۔ علم طب کا ماہر اگر انجنیئرنگ کے کاموں میں دخل دے تو لوگ اسے بیوقوف کہیں گے اسی طرح مادیات کے علوم والے جب خدائی علوم میں دخل دیتے ہیں تو وہ بیوقوف ہوتے ہیں

میرے ساتھ کئی دفعہ ایسا ہوا

کہ بعض برہمو سماج والے میرے پاس آئے اور کہا کہ الہام کی حقیقت صرف اتنی ہی ہے کہ انسان کے اپنے دل کے اندر سے ایک خیال اٹھتا ہے جس پر وہ یقین کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ حالانکہ اس کی راہنمائی نیچر سے ہو رہی ہوتی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھ پر تمہاری بات کا اثر تب ہو کہ میں نے خود خدا کا کلام نہ سنا ہو جب یہ باتیں خود میرے ساتھ بیتی ہیں اور میں نے بارہا خدا تعالیٰ کا کلام سنا ہے تو میں تمہاری باتوں کو کس طرح مان سکتا ہوں میں نے

خدا تعالیٰ کی باتوں کا خود تجربہ کیا ہے

اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ پھر یہ بات کس طرح مانی جا سکتی ہے کہ الہام خدا کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ دل کی آواز ہوتی ہے۔ غیر مبایعین جب مرکز سے علیحدہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان ہی دنوں الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّهُمْ۔ یعنی ہم ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیں گا۔ غیر مبایعین نے اس وقت دعویٰ کیا تھا کہ ہم پچانوے فیصدی ہیں۔ اور ہم میں ذی علم لوگ ہیں اور اکابر سلسلہ ہمارے ساتھ ہیں

اس وقت یہ حالت تھی

کہ بڑے بڑے وکلاء تاجر۔ علماء اور مالدار لوگ ان کے ساتھ ہو گئے تھے اور بڑے بڑے دعوے کیا کرتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کا یہ قول کس شان سے پورا ہوا۔ اس بات کو ساری دنیا جانتی ہے ان وکلاء تاجروں اور مالداروں کی ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ گئیں اور خدا تعالیٰ نے ان کی تمام کوششوں اور ارادوں کو ناکام بنا دیا اور میرے ساتھ جو غریب اور چند گنتی کے آدمی رہ گئے انہی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا فرمایا۔ اب بظاہر یہ بات بہت مشکل نظر آتی تھی کہ چند غریب لوگوں کی جماعت وکلاء تاجروں اور مالداروں کی اکثریت پر غالب آجائے۔ مگر خدا تعالیٰ نے

اپنے الہام میں یہ تسلی دلائی تھی

کہ میں ان کی طاقتوں کو سلب کر دوں گا اور وہ تمہارے سامنے ہر مقابلہ میں شکست کھائیں گے چنانچہ آج دنیا کے کونے کونے میں یورپ میں کیا اور ایشیا میں کیا۔ امریکہ میں کیا اور افریقہ میں کیا ہمارے بھیجے ہوئے مبلغ ہی اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اور تثلیث کو توڑ رہے ہیں۔ اب اگر کوئی برہمو سماجی ہم سے یہ کہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اپنے خیالات ہیں تو ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ ہم کہیں گے ہم تو خود اس بارہ میں صاحب تجربہ ہیں اور ہم نے یہ تجربہ بارہا کیا ہے

پس العلم حجاب الاکبر یہ ہے

کہ علم کو اس کی حدود کے اندر نہ رکھا جائے جب کوئی ڈاکٹر یہ سمجھے کہ چونکہ میں ڈاکٹر ہوں اس لئے میرا حق ہے کہ میں فلسفہ یا تاریخ میں دخل دوں تو وہ بیوقوف ہوگا۔ یا کوئی فلسفی ڈاکٹری کا علم پڑھے بغیر شفاخانہ کھول بیٹھے تو وہ بھی بیوقوف ہوگا۔ فلسفی فلسفہ کی حد تک رہے تو ٹھیک ہے اور طبیب طب کی حدود سے تجاوز نہ کرے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ ان کا علم حجاب الاکبر ہو جائے گا۔ بعض مذہبی

لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ دنیوی امور میں دخل دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور عموماً جاہل صوفیاء کا یہ طریق ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

ایک بادشاہ پر کوئی مصیبت آئی

تو کسی نے اسے مشورہ دیا کہ فلاں فقیر سے دعا کرانی چاہیئے۔ چنانچہ بادشاہ فقیر کے پاس دعا کے لئے گیا۔ فقیر نے اپنی علمی لیاقت کے اظہار کے لئے کہنا شروع کیا کہ مسلمان بادشاہوں میں سے سکندر بادشاہ بڑی وجاہت کا مالک تھا۔ فقیر کی بات سے بادشاہ سمجھ گیا کہ یہ جاہل شخص ہے اس کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ سکندر بادشاہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سات سو سال پہلے گذرا ہے۔ سکندر کا اسلام کے ساتھ کیا تعلق تھا۔ پس علم اسی حد تک استعمال ہو سکتا ہے جو اس کی اپنی حد ہے۔ جب انسان تجاوز کرنا شروع کر دے تو وہ حجاب الاکبر ہو جاتا ہے۔ پس

انسان کو چاہیئے

کہ وہ ہر شعبہ میں اگر دخل دینا چاہے تو بے شک دے۔ لیکن وہ منفی کی طرف جانے کی کوشش نہ کرے۔ یعنی جس چیز کا علم ہو اس کے متعلق کچھ کہنے میں تو کچھ حرج نہیں لیکن ایسی چیزوں کے متعلق قیاس آرائی کرنا جن کے متعلق کچھ بھی معلوم نہ ہو جہالت ہوتا ہے ٭

~~~~~~~~~~

درخواست دعا

عزیز الرحمن صاحب فاضل متعلم جامعہ احمدیہ ولد خوشی محمد صاحب کو جہلم بھلوال اسٹیشن پر ریل کا حادثہ پیش آگیا تھا۔ بھلوال ہسپتال سے منتقل ہو کر میو سرجیکل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لائلپور میں ایک ماہ سے زیر علاج ہیں۔ زخم خدا کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالباری قیوم دار الصدر شرقی۔ ربوہ)
~~~~~~~~~~

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بیسواں ۲۰ ــــ سالانہ اجتماع

ــــ اجتماع کی تیاری کے سلسلے میں بعض ضروری امور ــــ

(از شیخ مبارک احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ......)

جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بیسواں ۲۰ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء ربوہ میں منعقد ہو گا۔ امید ہے جملہ قائدین اور زعماء ابھی سے زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شمولیت کے لئے تحریک کر رہے ہوں گے۔

"ہمارا یہ اجتماع تربیتی اجتماع ہے اور اس کی غرض نوجوانوں میں خدمت دین حب الوطنی اور مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے کی تربیت دینا ہے اس لئے علمی مقابلوں اور تربیتی تقاریر کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اراکین خدام الاحمدیہ کو اپنے اس قومی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر شرکت کرنی چاہیئے اور عملی کام میں حصہ لے کر اپنے آپ کو ملک و قوم کی خدمت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔"

ہمارا یہ سالانہ اجتماع سال گزشتہ کی طرح اپنے دفتر کے احاطہ میں ہو گا۔ بیرونی خدام کے لئے مناسب جگہ پر رہائش و طعام کا انتظام کیا گیا ہے ہر خادم اپنے ساتھ ایک پلیٹ اور ایک مگ ضرور لائے۔

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں بعض ضروری امور درج ہیں۔ قائدین مجالس ان کے متعلق بروقت معین اطلاع بھجوا دیں۔ تا کارکنان کو انتظام کرنے میں سہولت ہو۔

شوریٰ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہونے والی شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے اگر آپ کی مجلس کوئی تجویز بھجوانا چاہتی ہے تو قواعد کے مطابق اپنی مجلس عاملہ میں پیش کر کے معین الفاظ میں بیس ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ جس کاغذ پر یہ تجاویز ہوں اس پر کوئی اور بات نہ لکھی جائے ورنہ اس کی تعمیل مشکل ہو جائیگی

انتخاب نمائندگان

اراکین کی تعداد کے مطابق ہر مجلس بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ شوریٰ میں شمولیت کے لئے آپ اپنی مجلس کے اراکین کی تعداد کے مطابق نمائندگان کا انتخاب کرا کر ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک مرکزی دفتر میں بھجوا دیں۔ قائد مجلس بحیثیت عہدہ نمائندہ سمجھا جائے گا۔

بجٹ

آئندہ سال کے لئے مرکزی آمد و خرچ کا بجٹ تیار کرنے کے لئے آپ کو خدام و اطفال کے تشخیص بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ انہیں صحیح طور پر پُر کر کے پندرہ اگست ۱۹۶۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں تا مجلس مرکزیہ کی آمد و خرچ کا سالانہ تخمینہ تیار ہو سکے یہ فارم مقررہ تاریخ تک پر ہو کر مرکز میں آنے ضروری ہیں۔

چندہ سالانہ

اجتماع کے اخراجات پورے کرنے کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہوتی ہے اس لئے چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا چاہیئے تا کام میں کسی قسم کی روک پیدا نہ ہو اور دفتر ضروریات آسانی سے مہیا کر سکے چندہ اجتماع کی شرح حسب ذیل ہے۔ ہر خادم سے کم از کم ایک روپیہ، لیکن ۷۵/- روپے سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ذیل کی شرح کے مطابق چندہ لیا جانا چاہیئے۔

۷۶/- روپے سے ۱۵۰/- روپیہ ماہوار آمد رکھنے والے کیلئے ۱٫۵۰ روپیہ

۱۵۱/- " " ۲۰۰/- " " ۲٫۰۰ "

۲۰۰/- " " زائد آمد رکھنے والوں کے لئے سو یا اس کی کسر پر ایک روپیہ

یہ چندہ ہر خادم سے وصول کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔

ورزشی مقابلے

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی تفریح کے لئے چند ایک ورزشی مقابلے ہوں گے جن کی تفصیل بعد میں دی جائے گی۔

علمی مقابلے

چونکہ یہ اجتماع علمی اور تربیتی رنگ اپنے اندر رکھتا ہے اس لئے پروگرام بھی زیادہ تر اسی قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی تقریری اور تحریری مقابلے ہوں گے حفظ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن کریم۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب سلسلہ۔ عام دینی معلومات،

تقریری مقابلوں میں مندرجہ ذیل عنوانات میں کسی ایک پر تقریر کرنا ہو گی۔ تقریر کے وقت ضروری نوٹس اور کتب سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے:۔

۱۔ وقف زندگی
۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں سے حسن سلوک
۳۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باہمی اخوت
۴۔ دعا اور اس کی حقیقت
۵۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن
۶۔ کونوا مع الصادقین
۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی اہمیت
۸۔ اس زمانہ میں تبلیغ کا جہاد
۹۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے علمی کارنامے
۱۰۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٰ کا مقام حضرت مسیح موعود کی نظر میں
۱۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق قرآن
۱۲۔ مسلم شہری کے فرائض

تقریری مقابلوں کے علاوہ مضمون نویسی کا ایک مقابلہ ہو گا۔ جس کے لئے اڑھائی گھنٹہ کا وقت ہو گا۔ اس میں بھی مضمون لکھنے کے وقت متعلقہ کتب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ تحریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھنا ہو گا۔

۱۔ آنحضرت صلعم کے معجزات
۲۔ خلافت کی حقیقت اور اسکی اہمیت
۳۔ وفات مسیح از روئے انجیل یا تاریخ
۴۔ وحی و الہام کی حقیقت
۵۔ استحکام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٰ کا کردار
۶۔ اسلامی پردہ کی حقیقت
۷۔ ضرورت مذہب۔
۸۔ قرآن کریم کا اعجاز
۹۔ صلحائے اسلام کا طریقہ تبلیغ
۱۰۔ ضرورت حدیث۔
۱۱۔ دیگر کتب الہامیہ کی موجودگی میں قرآن کریم کی ضرورت
۱۲۔ رد کفارہ

علمی مقابلوں میں تین مختلف معیاروں کے خدام حصہ لے سکیں گے۔

معیار اوّل:۔ مولوی فاضل شاہد

« دوم گریجوایٹ اور اس کے [illegible] تعلیمی معیار کے

معیار سوم: اس سے کم درجہ تعلیمی معیار کے

کچھ وقت سوالات کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ جس میں ہر قسم کے علمی اور مذہبی سوالات کئے جا سکیں گے۔ مرکز کی طرف سے ان کا جواب دیا جائے گا۔

تربیتی کلاس

سالانہ اجتماع سے قبل ۵ر اکتوبر سے ۱۹ر اکتوبر ۱۹۶۱ء پندرہ روزہ تربیتی کلاس ہو گی۔ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق جس مجلس کے اراکین کی تعداد ۴۰ یا اس سے زائد ہو اسے ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ یہ نمائندہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو، اور تقاریر کے نوٹس لے سکتا ہو۔ اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے قیام و طعام کا انتظام مجلس مرکزیہ کرے گی

مجالس اپنے نمائندگان کے نام سے ۲۰ر ستمبر ۱۹۶۱ء تک دفتر مرکزیہ کو مطلع کر دیں یہ نمائندے ۴ر اکتوبر ۱۹۶۱ء کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں، موسم کے مطابق بستر، نیز کاپیاں اور قلم یا پنسل ساتھ لائیں

اطفال

انشاء اللہ تعالیٰ امسال خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہی اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی ہو گا۔ اس کی تفصیلات کا اعلان الفضل میں کرا دیا جائے گا۔

پروگرام

اجتماع کا پروگرام زیر ترتیب ہے برادکرم اس سے متعلق مفید مشورے ۱۵ر اگست ۱۹۶۱ء تک بھجوا دیں۔

اجتماع میں شمولیت

یہ ہمارا قومی اجتماع ہے، جو ہماری تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے، خدام کو اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اپنے پروگرام سے عملی واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ کوشش کریں کہ آپ کی مجلس کی نمائندگی ضرور ہو۔ قائدین کو خصوصاً خود شامل ہونا چاہیئے اور اگر ان کو اپنے کام کا چند دن حرج بھی کرنا پڑے تب بھی آنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس اجتماع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا:۔ جہلم کے ایک مخلص دوست میاں محمد حنیف صاحب کے کولہے کے نزدیک ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ تمام احمدی دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (احقر عبدالغنی عفی اللہ عنہ امیر جماعت ہائے ضلع جہلم)

خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے

مخلصین کی فہرست نمبر ۴۳

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ جرمنی کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۳۵۷۔ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے ربوہ حال پروفیسر کماسی (مغربی افریقہ) ۱۵۰/۰۰
۳۵۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ " " " ۱۵۰/۰۰
۳۵۹۔ محترمہ نسیمہ خان صاحبہ لاہور منجانب والد حکیم عبدالعزیز صاحب فیروز پوری ۔ ۱۵۰/۰۰
۳۶۰۔ مکرم ملک گلزار احمد صاحب ابن ملک محمد احمد صاحب گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا ۔ ۱۵۰/۰۰
۳۶۱۔ مکرم مولوی محمد نواز خانصاحب گلی کراچی ۔ ۱۵۰/۰۰
۳۶۲۔ محترمہ مسز ہدایت بیگم صاحبہ سوکیہ ماریشس ۔ ۲۵۴/۷۲
۳۶۳۔ جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ ۔ سندھ ۱۶۳/۴۴

(وکیل المال اول تحریک جدید ۔ ربوہ)

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں لیڈی لیکچررز کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے لیڈی لیکچررز جو کہ کم از کم II کلاس ایم اے ہوں کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے لئے کم از کم تین سال کا معاہدہ کرنا ہوگا۔
تنخواہ کا گریڈ ۶۵-۴۰۰/۱۵-۳۷۵-۱۵-۲۴۰ مقرر ہے۔ گرانی الاؤنس ۴۰/- روپے ماہوار اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں امیدوار پریذیڈنٹ کی معرفت مع مصدقہ نقول اسناد ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ربوہ میں ملازمت کی خواہشمند خواتین کے لئے عمدہ موقعہ ہے (۱) لیکچرار انگلش (۲) لیکچرار فلاسفی (۳) لیکچرار ہسٹری (۴) لیکچرار اکنامکس (پرنسپل)

نظارت تعلیم کی طرف سے ضروری اطلاعات

۱۔ داخلہ این ای ڈی گورنمنٹ انجنیئرنگ کالج کراچی { آغاز سیشن ۱۵ ستمبر ۶۱ء۔ داخلہ سیکنڈ و تھرڈ ڈگری و ڈپلومہ

کورسز۔ ڈپلومہ سیکنڈ ایئر اینڈ ڈائریکٹ سینئر کلاس ۸ ستمبر ۶۱ء۔ ڈپلومہ فائنل ایئر ۱۰ ستمبر ۶۱ء۔ ڈگری سیکنڈ ایئر ۱۱ ستمبر ۶۱ء۔ ڈگری تھرڈ ایئر ۱۲ ستمبر ۶۱ء (ا پ ۔ ٹ ۱ اگست ۶۱ء)

۲۔ توسیع میعاد امتحان مقابلہ اپر ڈویژن کلارکس { تاریخ امتحان بعد توسیع ۱۰ ستمبر ۶۱ء مقرر ہوئی ہے ۔

درخواستیں بنام اسسٹنٹ جنرل منیجر ٹیلی کمیونیکیشن فار ویسٹرن ریجن ویسٹ پاکستان لاہور (پ ۔ ٹ ۱ اگست ۶۱ء)

۳۔ داخلہ گورنمنٹ کالج آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ۔۔ لاہور

آخری تاریخ برائے درخواست داخلہ ۷ ستمبر ۶۱ء ہے۔ (پ ۔ ٹ ۱ اگست ۶۱ء)

۴۔ داخلہ ڈو میڈیکل کالج کراچی { فرسٹ ایئر ایم بی بی ایس کلاس بشرائط انٹر میڈیٹ سائنس (میڈیکل) عمر ۳۰ اپریل ۶۱ء

کو کم از کم ۱۷۔ کل سیٹیں ۱۳۰۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں۔ انٹرویو ۲۲ ستمبر ۶۱ء کو۔ درخواستیں ۱۲ ستمبر ۶۱ء تک (پ ۔ ٹ ۱ اگست ۶۱ء)

(ناظر تعلیم ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم میاں عزیز الدین صاحب مہت پور تحصیل و ضلع ہوشیار پور یکم اگست صبح تین بجے کے قریب بقضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور حضرت بابو فقیر علی صاحب اسٹیشن ماسٹر مرحوم کے حقیقی بھانجے تھے۔ انہیں کے ذریعہ مہت پور میں جماعت قائم ہوئی۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔ (مشتاق احمد کارکن وقف جدید مسکنہ احمد نگر جھنگ)

مرحوم محسنوں کو ثواب کی قابل قدر مثالیں

(فہرست نمبر ۲۶)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے دیگر مخیر احباب سے بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

۱۴۱۔ مکرم الحاج شیخ محمد ابراہیم صاحب چنیوٹ منجانب اہلیہ مرحومہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ ۵۸۷/۶۲
۱۴۲۔ مکرم جناب عبدالرحیم صاحب جھنگ صدر منجانب والد مرحوم میاں جمال الدین صاحب مرحوم ۱۵۰/۰۰
۱۴۳۔ محترمہ ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ شیخوپورہ منجانب والد حضرت میاں معراج الدین صاحب مرحوم ۱۵۰/۰۰
۱۴۴۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب کراچی منجانب والد مرحوم ملک عبدالسبحان صاحب ۱۵۰/۰۰
۱۴۵۔ مکرم صاحبزادہ عبدالحمید صاحب ڈپٹی مردان منجانب والد مرحوم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم ۱۵۰/۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوگا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے بعد منعقد ہوگا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی دنوں میں منعقد ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے متعلق ہدایات تمام لجنات کو بذریعہ سرکلر بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں تو وہ دفتر لجنہ مرکزیہ میں اطلاع دے کر منگوا سکتی ہیں۔ ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔

اس سال یہ تجویز ہے کہ سالانہ اجتماع سے ۱۵ دن پہلے ایک تربیتی کلاس منعقد کی جائے گی اس کے لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے۔ . . . . . . نمائندہ کو اردو لکھنا پڑھنا بخوبی آتا ہو۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کافی اخراجات ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ ہر ممبر سے ۸ آنے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوائیں۔

[illegible]

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں گیارھویں کلاس اور فرسٹ ایئر بی اے کے داخلہ کی درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۱۵ اگست تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ و پراسپیکٹس دفتر سے مل سکتے ہیں۔

انٹرویو گیارھویں کلاس۔ ۲۸-۲۹ اگست صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے قبل از دوپہر
فرسٹ ایئر بی اے ۳۰، ۳۱ اگست " " " "

نصرت ہائر سیکنڈری سکول کا الحاق سیکنڈری بورڈ سے اور جامعہ نصرت کا پنجاب یونیورسٹی سے ہو چکا ہے۔ طالبات کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہے۔ پردہ اور اسلامی روایات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ سادگی کالج کا زریں اصول اور تمام کلاسز کے لئے سفید سوتی یونیفارم ضروری قرار دیا گیا ہے۔

کالج کے احاطہ میں کھیلوں کے وسیع گراؤنڈز ہیں۔ جہاں کھیلیں باقاعدہ کروائی جاتی ہیں۔

نصرت ہوسٹل کالج کے کمپاؤنڈ میں واقع ہے بورڈرز کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو صحیح اسلامی رنگ میں ڈھالیں۔ تمام نمازیں باجماعت پڑھائی جاتی ہیں، اور ماہ رمضان میں درس کے لئے طالبات کو باقاعدگی سے مسجد لے جایا جاتا ہے۔

امید ہے احباب اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں گے یہ ان کا اپنا کالج ہے اور مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ اس کالج میں خرچ پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت کم ہے

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا یا موصی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۱۱:- میں محمد صدیق سدھو ولد کیپٹن ڈاکٹر عمر الدین صاحب قوم جٹ (سدھو) پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۲۹۸ گ ب ڈاکخانہ ۳۴۶ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں اس وقت بی اے کا طالب علم ہوں میری غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ البتہ میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد رسٹ واچ قیمت ۲۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میری ذاتی آمدنی کوئی نہیں ہے۔ البتہ میرا ماہوار جیب خرچ جو مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے کم و بیش مبلغ ۱۵/ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھ بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز جس قدر بھی جائیداد اور آمد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد: محمد صدیق سدھو معروف چوہدری محمد یوسف چکوالے چک نمبر ۲۹۸ گ ب ڈاکخانہ چک نمبر ۳۴۶ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

گواہ شد: عبد الغنی ولد قاضی فضل کریم مکان نمبر ۶۷۳/۱ راولپنڈی

گواہ شد (میاں) عطاء اللہ ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

نمبر ۱۶۲۱۳:- میں شیخ فیض الرحمٰن ولد منشی حبیب الرحمان صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نارنگ منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے بیس گھماؤں اراضی نہری واقعہ موضع ہرد ولد کے تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت بازاری ریٹ کے مطابق فی گھماؤں کی ایک ہزار روپیہ کل ۲۰ گھماؤں کی بیس ہزار روپیہ ہے مکان رہائشی پختہ واقعہ نارنگ منڈی میں ضلع شیخوپورہ عتیق سٹریٹ مکان نمبر ۱۸ قیمت مکان ۲۵۰۰/- روپے ہے کل میزان بمعہ قیمت مکان ۲۲۵۰۰/- روپیہ جو میری ملکیت ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ انسپکٹر بیت المال مبلغ ۷۴/- روپے تنخواہ ۲۵/- روپے الاؤنس کل میزان ۹۹/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ فقط

العبد:- شیخ فیض الرحمٰن ولد منشی حبیب الرحمٰن صاحب موضع نارنگ منڈی عتیق سٹریٹ مکان نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- شیخ مسعود الرحمان ولد منشی حبیب الرحمان موضع نارنگ منڈی عتیق سٹریٹ ضلع شیخوپورہ (برادر حقیقی)

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ ۱۶/۶/۶۱

نمبر ۱۶۲۱۴:- میں رسول بی بی زوجہ اللہ دکھا قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن جھنڈیر ڈاکخانہ گھوچی روڈ براستہ نارنگ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ (۲) زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمت مبلغ ۱۳۰/- روپے کل میزان مبلغ ۲۳۰/- جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف مستری اللہ دکھا خاوند موصیہ موضع جھنڈیر ضلع شیخوپورہ۔

العبد:- نشان انگوٹھا رسول بی بی زوجہ مستری اللہ دکھا ساکن جھنڈیر۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم۔

گواہ شد:- مستری بشیر احمد ولد مستری اللہ بخش ۱۶/۶/۶۱۔

نمبر ۱۶۲۱۶:- میں ناصرہ بیگم بنت خیر الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرے گزارہ کے ذمہ دار اس وقت میری والدہ صاحبہ ہیں۔ مجھے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ربوہ فداہ ابی و امی مبلغ پندرہ روپے ماہوار بطور انعام عطا فرماتے ہیں۔ اور خاکسارہ مظفر احمد صاحب کی خدمت کرتی ہے اس کے علاوہ اور کوئی آمد نہیں۔ سو میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہونگی دجب تک اور جس صورت اور مقدار میں وہ قائم ہے) اور اگر کوئی آمد یا جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا ناصرہ بیگم بنت میاں خیر الدین صاحب مرحوم

گواہ شد: محمد انور کارکن امور عامہ برادر اکبر موصیہ

گواہ شد: مرزا سمیع احمد ظفر ولد مرزا مولا بخش دارالصدر شرقی ربوہ

نمبر ۱۶۲۱۸:- میں ملک لطیف احمد خاں ولد ملک بشیر احمد خاں صاحب قوم ککے زئی۔ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن G ۷/۳ ناظم آباد کراچی۔ ڈاکخانہ کراچی نمبر ۱۸ ضلع کراچی۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں میں تعلیم حاصل کرتا ہوں۔ اور مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۷۵/- روپے درماہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۸ جون ۱۹۶۱ء۔

العبد: لطیف احمد بقلم خود

گواہ شد: مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی پی ۸

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۱ء کے صفحہ ۶ پر "قیادت خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے "خدمت خلق کے بہترین ایام" کے زیر عنوان ڈسپنسری انصار اللہ کے متعلق ایک اعلان چھپا ہے۔ اس ڈسپنسری کے ابتدائی اخراجات محترم چوہدری نبی احمد صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی نے ادا فرمائے ہیں۔ الفضل میں غلطی سے چوہدری نبی احمد صاحب باجوہ آف کراچی چھپ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

"مغربی جرمنی ہمیں ترقیاتی منصوبوں کے لئے معقول امداد دے گا"

کراچی واپس پہنچ کر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں کا بیان

کراچی ۱۹ اگست مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے غیر ملکی امداد کے سوال پر غور کرنے کے لئے اکتوبر میں جب امداد دینے والے ملکوں کا اجلاس شروع ہوگا تو مغربی جرمنی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے معقول امداد دے گا۔

جنرل اعظم خاں مغربی جرمنی کے چار ہفتے کے دورے کے بعد کراچی پہنچے ہیں آپ نے کراچی میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جرمن صنعت کار پاکستان کی ضرورتوں سے پوری طرح آگاہ ہیں اور وہ ان ضرورتوں کے لئے معقول امداد دینے کا انتظام کریں گے۔

جنرل اعظم خاں نے کہا کہ میرے وفد نے جرمنی کے مختلف حصوں کے دورے میں مغربی جرمنی کے صنعت کاروں کو پاکستان کے ترقی کے منصوبوں اور پاکستان میں سرمایہ کاری کے شاندار مواقع اور سہولتوں کی تفصیلات بتائیں جن میں انہوں نے گہری دلچسپی ظاہر کی آپ نے بتایا کہ جرمن صنعت کاروں کا ایک وفد پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لینے کے لئے عنقریب پاکستان آئے گا۔ آپ نے کہا کہ مغربی جرمنی کے عوام کے دلوں میں پاکستان کے لئے خیرسگالی کا زبردست جذبہ موجود ہے انقلابی حکومت اپنے عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے جو خدمات انجام دے رہی ہے جرمنی میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور جرمن حکومت اور عوام پاکستان کو مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مولوی احمد خان صاحب سابق مبلغ انگلستان کو وقف سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اب وہ تحریک جدید انجمن احمدیہ کے کارکن نہیں رہے ہیں۔

(وکیل الدیوان)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کتنی ہی زبردست پیشگوئیاں اپنے کلام میں کیوں نہ کر رکھی ہوں۔ الغرض ہر مجدد کو جھٹلایا گیا ان کے دعووں کی ہنسی اڑائی گئی اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ الہٰیہ کو محض خود ساختہ باتیں سمجھا گیا جب ان لوگوں کا جو اللہ تعالیٰ کھڑے کرتا رہا اور جن کو وہ اپنی طاقت کے حصول کا ذریعہ بناتا رہا ان کی یہ خاطر تواضع ہوتی رہی ہے تو وہ طاقت کہاں سے آئے وہ جوش و خروش کس طرح پیدا ہو جس کا معاصر بڑی حسرتوں کے ساتھ متمنی ہے ایسا جوش و خروش پیدا کرنا کوئی عقل و خرد کا کھیل نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ کے پروگرام سے منحرف ہو گئے تو وہ نتائج کس طرح پیدا ہوں جو ایمان بالغیب سے پیدا ہونے چاہئیں۔ کیا قیامت کو اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ جب تم نے میرے پروگرام کی ہی دھجیاں اڑا دیں تو تم سے وہ سلوک کیوں نہ کیا جائے۔ ان سے کیا جانا چاہیئے جو دین کے راستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں؟

درخواستِ دعا

میرے داماد قریشی خلیل احمد صاحب ایک ٹریننگ کورس کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں وہاں وہ چار ماہ تک رہیں گے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے واپس لائے۔ اعلیٰ کامیابی عطا کرے اور یہ کامیابی دین و دنیا کے لئے بابرکت کرے۔

چوہدری غلام احمد
اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲